Digitized By Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ٹیلیفون نمبر ۳۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

سہ شنبہ

یوم

جلد ۳۳	۴ ماہ تبوک ۱۳۲۶ ہش	۲۶ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ	۴ ستمبر ۱۹۴۷ء	نمبر ۲۰۷

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۳ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے آج ۱ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی عام طبیعت اچھی ہے۔ آج سردی لگ جانے کی وجہ سے بخار ہونے کا ڈر تھا۔ اس لئے حضور درس قرآن نہ دے سکے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت کل گردے میں درد کی وجہ سے ناساز ہوگئی تھی۔ آج خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

قادیان ۳ ماہ تبوک۔ خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

آج صبح مسجد اقصیٰ میں چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی نے مسئلہ خلافت پر تعلیم القرآن کلاس کے لئے تقریر کی۔

روزنامہ الفضل قادیان ـــــــ ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہیبتناک پیشگوئی کا ظہور

جزائر کے رہنے والوں اور ان کے مصنوعی خدا کی نہایت عبرتناک حالت

(از ایڈیٹر)

گذشتہ پرچہ میں شہنشاہ جاپان کے جو مختصر حالات بیان کئے گئے ہیں۔ ان سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ موجودہ زمانہ میں صرف یہی ایک زندہ انسان ایسا ہے۔ جس کے اقتدار اور خاندانی روایات کی بناء پر اسے خدا سمجھا جاتا۔ اور اس کے ماننے والوں نے اسے مصنوعی خدا بنا رکھا تھا۔ اب اس کے اثر و رسوخ کے متعلق اور اس کی عظمت و وقار کے بارہ میں کچھ اور معلومات پیش کئے جاتے ہیں۔

جب جزائر میں رہنے والے جاپانیوں نے سوائے اس کے کوئی چارہ نہ دیکھا کہ اتحادیوں کے مقابلہ میں ہتھیار ڈالدیں۔ اور آخر کار انہوں نے یہ پیشکش کر دی۔ تو ذمہ وار حلقوں میں اس کے متعلق اظہار رائے ہونے لگا۔ اس وقت سب سے اہم بات جو مدنظر تھی۔ وہ شہنشاہ جاپان کی شخصیت تھی۔ اس کے متعلق اخبارات میں شائع ہوا کہ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ برطانوی لیڈر دو گروہوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ ایک گروہ کا خیال ہے۔ کہ شہنشاہ جاپان کی شخصیت کو بحال رکھنا چاہیئے۔ اور اس سلسلہ میں جاپانیوں کی طرف سے جو پیشکش کی گئی ہے۔ اسے قبول کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ شہنشاہ جاپان کی شخصیت کو بحال رکھنے سے اتحادیوں کو بڑا فائدہ پہنچیگا۔ اس گروہ کا خیال ہے کہ جاپان میں شہنشاہ کا وجود ایسا ہے۔ کہ جاپانی ان پر جان دیتے ہیں اور انہیں خدا سمجھ کر پوجتے ہیں۔ اگر اتحادی افسر انہیں ساتھ ملالیں۔ اور ان کی شخصیت کو تسلیم کر لیں۔ تو اس سے جاپانی فوج کے ہتھیار ڈلوانے اور جاپان پر کنٹرول رکھنے میں بڑی مدد ملیگی۔ اور یہ کام ایسا ہے۔ کہ شہنشاہ جاپان کے سوا کوئی شخص اس سے عہدہ برآ نہیں ہو سکے گا۔ دوسرے گروہ کا خیال ہے کہ شہنشاہ جاپان کی شخصیت کو برقرار رکھنے میں حکومت جاپان کی تجویز کو مسترد کر دینا چاہیئے۔ اور جاپان سے کہہ دینا چاہیئے کہ اتحادی غیر مشروط طور پر جاپان سے ہتھیار رکھوائیں گے۔ اس گروہ کی طرف سے یہ دلیل دی جا رہی ہے کہ جاپانی چاہتے ہیں۔ کہ شہنشاہ کو برقرار رکھ کر آئندہ پھر ان کے گرد جمع ہو جائیں اور پھر دنیا کے امن کو تباہ و برباد کرنے کی تیاری شروع کر دیں۔"

اس سے ظاہر ہے کہ حکومت برطانیہ کے ذمہ دار اصحاب بھی یہ سمجھتے تھے۔ کہ جاپانی اپنے شہنشاہ کو خدا سمجھ کر پوجتے اور ان کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ انہی ایام میں اخبارات میں ایک مضمون ایک ایسے شخص کا شائع ہوا۔ جو شہنشاہ جاپان کے خاص نوکروں میں رہ چکا تھا۔ اور وہ شہنشاہ کے عادات و خصائل اچھی طرح جانتا۔ اور دوسرے معلومات ذاتی طور پر رکھتا تھا۔ اس نے لکھا۔ "بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ ہیروہیٹو شہنشاہ جاپان کا نام ہے۔ یا یہ کہ وہ ایک نوجوان آدمی ہے یا یہ بھی کہ جاپانی اس کو خدا کے برابر مانتے ہیں۔ میں راقم الحروف آٹھ سال تک اس کے صرف خاص میں نوکر رہا ہوں۔ اور مجھے اسکے عادات و خصائل اچھی طرح معلوم ہیں۔ ذاتی معلومات کی بناء پر میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ جاپان کے لاکھوں باشندے اس کو خدا مانتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے لامحدود اختیارات اس کو حاصل ہیں۔"

اس کے بعد ایسے آداب اور رسوم اور شہنشاہ کے طریق عمل کا ذکر کیا۔ جو کسی انسانیت سے بالاہستی سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ایسی باتوں کا بھی جو انسانیت کا لازمہ اور انسان ضعیف البنیان کا خاصہ ہیں۔ اور آخر میں اس بات پر اظہار تعجب کیا ہے۔ کہ جاپانی لوگ یہ سب کچھ دیکھتے اور سمجھتے ہوئے کیوں ایک بے کس و بے بس انسان کو خدائی کے مرتبہ پر سمجھتے ہیں۔

ہفتہ جنگ کے عنوان سے بعض اخبارات میں حکومت کی طرف سے مہیا کردہ ایک مضمون شائع ہوا کرتا تھا۔ جس میں اس ہفتہ کے بڑے بڑے جنگ کے واقعات پر سرکاری نقطۂ نگاہ سے تبصرہ کیا جاتا۔ ۱۶ اگست سے ۲۳ اگست تک کے ہفتہ کے متعلق جو مضمون اخبارات کو بھیجا گیا۔ اس کا عنوان رکھا گیا۔ "جاپانی دیوتا کے فرزند کو جنرل میکارتھر کی ہدایات" اور مضمون میں لکھا۔ "۱۹۰ ہفتوں کے خون خرابہ کے بعد پچھلے ہفتہ کے آخری دن ۱۵ اگست کو جاپانیوں نے اتحادیوں کے آگے ہتھیار ڈالدیئے تھے۔ اور ان کے دیوتاؤں کے آسمانی فرزند شہنشاہ ہیروہیٹو نے ایک خاکی انسان جنرل میکارتھر کے تابع اپنی حکومت کا کام چلانا منظور کر لیا تھا۔ اس ہفتہ کے پہلے دن ۱۶ اگست کو اس خاکی انسان کا حکم ریڈیو پر دیوتاؤں کے آسمانی فرزند کے نام پہنچا۔ کہ ابتدائی کام انجام دینے کے لئے جاپانی نمائندے منیلا بھیجے جائیں۔ یہ نمائندے بھیجنے میں جاپان کی نئی حکومت نے جو ملکہ جاپان کے چچا کے ماتحت بنائی گئی تھی قدرے تاخیر کی۔ اور حیلہ حجت سے کام لیا۔ تو دوسرے ہی دن ۷ اگست کو جنرل میکارتھر کا حکم ریڈیو پر جاپان کے نام پہنچا۔ "فضول بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ حکم کی تعمیل کرو۔ اور ہتھیار ڈالنے کا کام شروع کرو۔"

اس حکم کے الفاظ اور لہجہ نے جاپانیوں کو یقین دلا دیا۔ کہ جنرل میکارتھر باتوں اور بحثوں میں الجھنے والا انسان نہیں۔ اس پر ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا۔

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا۔

کہ جاپانی افسروں کا ایک وفد جنرل میکارتھر کی ہدایات کے مطابق اتوار کی سہ پہر کو منیلا پہنچ جائے گا۔ اس کے ساتھ یہ اعلان بھی کیا گیا۔ کہ جاپان کے دور دور کے مورچے پر جاپانی فوجوں کو ہتھیار ڈال دینے کا حکم دینے کے لئے شہنشاہ ہیروہیٹو اپنے خاندان کے تین افراد ہوائی جہازوں کے ذریعے بھیج رہا ہے۔"

اسی سلسلہ میں چین کی جنگ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا "اب یہاں بھی آسمانی دیوتاؤں کے فرزند کی فوجیں چینیوں کے آگے ہتھیار ڈال کر اُن کی قیدی بنیں گی۔ جنہیں جاپانی ۱۹۳۱ء سے اپنے مکرو فریب اور مظالم کا تختہ مشق بنا رہے تھے۔"

مندرجہ بالا اقتباس سے ظاہر ہے۔ کہ اس میں جو لب ولہجہ اور جس قسم کا طرز خطاب اختیار کیا گیا۔ اس کی وجہ محض یہ تھی۔ کہ جاپانی اپنے شہنشاہ کو غیر معمولی اور انسانوں سے بڑھ کر حیثیت دیتے تھے۔ اور اسی بناء پر یہ دعویٰ کرتے تھے۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت انہیں اپنے آگے جھکنے پر مجبور نہیں کر سکتی۔ نہ اُن سے ہتھیار رکھوا سکتی اور نہ ان کی سرزمین پر قدم رکھ سکتی ہے۔ لیکن جب وہ بلا شرط نہ صرف برطانیہ اور امریکہ ایسی حکومتوں کے آگے ہتھیار رکھ دینے کے لئے مجبور ہو گئے۔ بلکہ چین جیسی حکومت کے مقابلے میں بھی انہوں نے اپنی شکست تسلیم کر لی۔ حالانکہ چین کو وہ کبھی خاطر میں ہی نہ لاتے تھے۔ تو ثابت ہو گیا۔ کہ اُن کا مصنوعی خدا اُن کی کچھ بھی مدد نہ کر سکا۔ بلکہ اُن کی شکست اور ہزیمت کو اپنے ہاتھوں پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایک خاکی انسان جنرل میکارتھر کا آلہ کار بن گیا۔ اب ان جزائر میں رہنے والوں اور مصنوعی خدا کو ماننے والوں کا انجام کیا ہوگا۔ مختصر الفاظ میں بالفاظ اخبار "پربھات" یہ کہ "اب جاپانی سلطنت کہیں بھی نہیں رہیگی اُن کا بادشاہ رہے گا۔ مگر برائے نام نہ ہونے کے برابر جاپانیوں کے مقبوضہ علاقے اس سے چھین لئے جائیں گے۔ خود ان کے گھر پر اتحادی حکومت ہوگی۔ بادشاہ کو وہی حکم جاری کرنا پڑے گا۔ جو اتحادی کمانڈر اسے جاری کرنے کو کہیگا۔ ملک کی تمام صنعتوں پر انگریزوں، امریکنوں یا روسیوں کا غلبہ ہوگا۔ یہ بھی سننے میں آیا ہے۔ کہ جاپانیوں کی آبادی بھی نہیں بڑھنے دی جائے گی۔ ایسے ذرائع اختیار کئے جائینگے۔ کہ جاپانی عورتیں بچے پیدا نہ کریں۔ اور غالباً ایسا قانون بنا دیا جائیگا۔ جس کی رُو سے ایک سے یا دو سے زیادہ بچے پیدا کرنا جرم ہوگا۔ کسی قوم کو کمزور اور غلام بنانے کا طریقہ اس سے زیادہ خوفناک اور کیا ہو سکتا ہے لیکن جاپانیوں کو یہ صورت حالات برداشت کرنی ہوگی۔"

اب جنرل میکارتھر معہ اپنی فوجوں، ہوائی جہازوں اور بحری بیڑوں کے جاپان پہنچ چکے ہیں۔ اور تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ جاپان پر قبضہ شاندار طریقے سے ہو رہا ہے۔ جاپانی اتحادی فوجوں کی مرضی کے مطابق کام کر رہے ہیں۔ اتحادی فوجیں تمام بڑے بڑے بحری اور ہوائی اڈوں پر قبضہ کر رہی ہیں جب امریکی فوجیں یوکوہاما کے قریب پہنچیں تو وہاں جاپانی افسروں نے سڑک پر اُن کا استقبال کیا۔ اور انہیں جھک کر سلام کیا۔ ایک جاپانی ایک مکان کی چھت پر چڑھ گیا۔ اور وہاں سے انگریزی زبان میں ایک کاغذ پر سے یہ لکھا ہوا پڑھا۔ کہ فتح مند امریکن فوجوں کے خیر مقدم کے لئے تین تالیاں پیش کی جاتی ہیں۔"

غرض آج جاپانی ہر وہ ذلت برداشت کر رہے ہیں۔ جو شکست خوردہ قوموں کے لئے لازمی ہوتی ہے۔ اور جاپانیوں پر یہ بھی واضح ہو چکا ہے۔ کہ کوئی "مصنوعی خدا" انکی مدد نہیں کر سکتا۔ اسی لئے اس قسم کی خبریں آ رہی ہیں۔ کہ جاپان میں جہاں پہلے کوئی شخص بادشاہ کے خلاف ایک حرف بھی زبان سے نہیں نکال سکتا تھا۔ اب بادشاہ کے اختیارات محدود کرنے کے لئے اور اس پر پابندیاں عاید کرنے کے متعلق ذمہ دار جاپانی لیڈروں کی طرف سے جدوجہد ہونے لگی ہے۔

غرض اس جنگ میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے اور بیسیوں نشانات ظاہر ہوئے۔ وہاں ایک بہت بڑا نشان یہ بھی ظہور پذیر ہوا ہے۔ کہ جزائر کے رہنے والوں کی ان کے مصنوعی خدا نے کچھ بھی مدد نہ کی۔ اور آج وہ دنیا میں ایک نہایت ہی عبرتناک حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور یہ وہ واقعہ ہے۔ جس کی اطلاع آج سے ۳۸ سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شائع فرما دی تھی۔ تا کہ سعید الفطرت انسان اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور آنے والے خوفناک دنوں میں تکلیف پانیوالوں میں سے نہ ہوں۔ مگر افسوس کہ بہت تھوڑے تھے جنہوں نے فائدہ اٹھایا۔ اب

... کہ صحت کاملہ عطا کی جائے۔ اور خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر کے خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلنے کی کوشش کی جائے۔

تفسیر کبیر کے متعلق ضروری اعلان

دوستوں کے اشتیاق کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ جو دوست تفسیر کبیر جلد ششم جزدان کے مطالعہ کے جلدی خواہشمند ہوں۔ اور چاہتے ہوں کہ بغیر جلد کے ہی مل جائے یا اپنی منشا کے مطابق جلد کرانا چاہتے ہوں۔ ان کے لئے چند نسخوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو دوست فوراً لینا چاہیں وہ لے سکتے ہیں۔ اور اگر بعد مطالعہ بھی جلد کرانا چاہیں تو مجلس مشاورت ۱۹۴۶ء سے پہلے پہلے اسی ادا شدہ قیمت سات روپیہ فی نسخہ میں مکرمی محمد عبد اللہ صاحب جلد ساز قادیان سے جلد کرا سکینگے۔

(۲) قیمت جلد اور بغیر جلد کے مبلغ ۷/- روپیہ ہی ہوگی کیونکہ جلد ساز سے معاہدہ ہے۔ کہ تین ہزار کتاب کی جلد ان سے کرائی جائیگی۔ اس لئے جو دوست بغیر جلد بھی لیں اُن کو بھی جلد کی قیمت دینی ہوگی۔ البتہ جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔ ایسی کتابوں کی جلدبندی اسی قیمت میں مجلس مشاورت ۱۹۴۶ء سے پہلے پہلے کرانی ضروری ہوگی۔ اس کے بعد کی۔ ذمہ داری نہیں لی جائیگی۔

اگر احباب تفسیر کی قیمت کی ادائیگی کا ثبوت اپنے ہمراہ لا سکیں تو حسابات کو چیک کر کے تسلی کرنے میں آسانی رہیگی۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

احباب جماعت سے درخواست دعا

خاکسار ۲۰ ظہور ۱۳۲۴ہش کو دارالامان سے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی دعاؤں کے ساتھ سفر امریکہ کے لئے روانہ ہوا۔ مگر کلکتہ میں زیادہ عرصہ کے لئے رُکنا پڑا ہے۔ کیونکہ سفر سے قبل بعض ضروری مراحل کا طے ہونا ضروری ہے جن کی تکمیل میں کچھ دن لگ جائینگے۔ احباب جماعت سے بہت ہی درد بھری دُعاؤں کے لئے ملتجی ہوں کہ یہ مشکلات جلد سے جلد دُور ہوں۔ اور خاکسار خدمت احمدیت کے لئے روانہ ہو سکے۔ امید ہے کہ احباب رمضان المبارک کی خاص دعاؤں میں خاکسار کو نہ بھولینگے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار خلیل احمد ناصر واقف تحریک جدید بمعرفت چوہدری انور احمد صاحب ۵۸ کلا تورو ڈ۔ کلکتہ۔

شر سے بچنے کیلئے درخواست دعا

خاکسار کے خلاف بعض جھوٹی باتیں بالا افسر تک پہنچائی گئی ہیں۔ جس سے خطرہ ہے۔ کہ ملازمت پر اثر پڑے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ خاکسار کو شریروں کی سازشوں کے بدنتائج سے محفوظ رکھے۔ منیر احمد بھٹی از نگو بینزی افریقہ

صحت کیلئے دعا

خاکسار کا چھوٹا بھائی محی الدین احمد (مالاباری) بیمار ہے۔ ایک بیماری سے آرام ہوتا ہے۔ تو دوسری میں گرفتار ہو جاتا ہے اس کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ کمال الدین مالاباری سرگوبہ

سکرٹری جماعت احمدیہ کنانور کی درخواست دعا

جناب کمال کُٹی صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ کنانور دو تین مہینے سے بیماری میں مبتلا ہیں اور زیر علاج ہیں انہوں نے جماعت کے بزرگوں سے التماس کی ہے کہ اپنی قیمتی دعاؤں کے وقت ان کو بھی یاد فرمائیں۔ خاکسار ایم محی الدین (مالاباری)

درخواست دعا

(۱) بندہ نے احباب سے "الفضل" کے ذریعہ عزیز عبدالرحیم سلمہ ربہ کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ الحمد للہ کہ اب اُس کو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت آرام ہے۔ اس کی پوری اور مستقل صحت کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ بندہ کی صحت بھی آج کل بہت کمزور ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ خاکسار شیر علی عفی عنہ ڈلہوزی (۲) خاکسار کی اہلیہ عرصہ سے بخار سخت بیمار ہے۔ بزرگان و احباب کرام درد دل سے دعا فرمائیں کہ مولا کریم ان کو جلد شفا کاملہ عطا کرے۔ سید حسام الدین احمد لائلپور

(۳) عبداللطیف پسر حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کئی روز سے بیمار ہے۔ صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ نور الحق (نور) (۴) خاکسار کا برادرزادہ عبدالمجید خان جو ملٹری میں ملازم ہے۔ بیمار ہے احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (خاکسار عبداللطیف معلم الواقفین)

ولادت

۲۹ اگست ۱۹۴۵ء کو عزیزم نور محمد نسیم سیفی مجاہد نائیجیریا کے ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے فرزند نرینہ عطا فرمایا۔ الحمد للہ احباب سے درخواست ہے۔ کہ نومولود کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے

15

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین عمر فاروق خلیفہ ثانی اور حضرت امیر المومنین المصلح الموعود فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی کی مماثلتیں

حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ	حضرت امیر المومنین فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ
(۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجہ میں اسلام کے فرزندوں میں شامل ہوئے اور اسلام کی شوکت کا باعث ہوئے	(۱) حضرت فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائے چلہ ہوشیارپور کے نتیجہ میں جو حضور نے ۱۸۸۶ء میں کی پیدا ہوئے۔ اور اسلام احمدیت کی ترقی شان اور شوکت حضور کے وجود باجود سے وابستہ قرار پائی
(۲) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ ثانی ہوئے۔	(۲) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلیفہ ثانی ہوئے۔
(۳) حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے قریب اکابر صحابہؓ سے مشورہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے بعد خلیفہ نامزد فرمایا۔ اور آپ کو اپنی وفات سے پیشتر اپنے پاس طلب کرکے مفید اور مؤثر نصیحتیں کیں۔	(۳) حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے اپنی پہلی وصیت میں یہ ارشاد فرمایا۔ اور پھر اشارۃً اور کنایۃً اپنے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خلیفہ ہونے کا اظہار فرماتے رہے۔ نیز فرمایا۔ "ایک نکتہ قابل یاد سنائے دیتا ہوں۔ جس کے اظہار سے باوجود کوشش کے رک نہیں سکتا۔ وہ یہ کہ میں نے حضرت خلیفہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔ ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا اس کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ ۸۷ برس تک انہوں نے خلافت کی اور ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے یہ بات یاد رکھو یہ بات میں نے کسی خاص مصلحت اور خاص پیشگوئی کے لئے کہی ہے۔" (بدر ۲۷ جولائی ۱۹۱۰ء)
(۴) حضرت عمر فاروقؓ فطرۃً ذہین۔ طباع اور صائب الرائے واقع ہوئے تھے۔ قرآن مجید سے استدلال میں خاص مہارت رکھتے تھے۔	(۴) حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ ذہین۔ طباع اور صائب الرائے ہیں۔ ذہانت کے متعلق تو حضور کی پیدائش سے بھی پیشتر الہاماً بتلا دیا گیا تھا۔ جس کے اب دشمن بھی قائل ہیں۔ حضور کے صائب الرائے ہونے کے متعلق نظام جماعت کے علاوہ سیاسی امور میں حضور نے ایسے ایسے اہم مضامین رقم فرمائے ہیں۔ کہ بالآخر حکومت کو وہی راستہ اختیار کرکے کامیابی حاصل ہوئی۔ قرآن مجید کے استدلال میں حضور کی تقاریر فضائل قرآن و تفسیر کبیر اور درس روشن دلیل ہیں
(۵) ماہ رجب سنہ ۱۵ھ ہجری میں یرموک کا جو معرکہ پیش آیا۔ اور رومیوں کے قیصر کو شکست ہوئی۔ تو حضرت عمرؓ نے مژدہ فتح سنکر اسی وقت سجدہ میں گر کر خداوند کریم کا شکر ادا کیا۔ پھر سنہ ۲۱ھ میں اسکندریہ کی فتح پر آپ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ ایسا ہی اور مواقعات پر سجدۂ شکر کرنا آپ سے ثابت ہے۔	(۵) سنہ ۱۹۴۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت زیادہ خراب رہی۔ کمزوری اور ناطاقتی زیادہ تھی۔ اس وجہ سے بموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء حضور کے تقریر کرنے کی قطعی توقع نہ تھی۔ لیکن اللہ کریم نے حضور کو تقریر کرنے کی پوری توفیق عطا فرمائی۔ اور حضور نے جلسہ کی افتتاحی تقریر جماعت کی تربیتی تقریر۔ مستورات میں تقریر۔ خطبہ جمعہ اور علمی تقریر گویا پانچ مکمل تقاریر دوران جلسہ میں فرمائیں۔ یہ توفیق ملنے پر حضور نے اختتام جلسہ پر سٹیج پر ہی تمام خدام سمیت سجدۂ شکر ادا کیا۔ مولوی محمد دین صاحب مبلغ جو [illegible] میں جہاز غرق ہو جانے سے گم تھے۔ زندہ افراد کی فہرست میں ان کا نام ہونے کی اطلاع موصول ہونے پر جبکہ حضور لاہور میں تھے۔ معہ خدام شکر کا سجدہ ادا فرمایا۔ بموقعہ اجلاس مجلس مشاورت سال ۱۹۴۵ء مسیح موعود ہال کی تعمیر کی تحریک چندہ پر حضور نے معہ خدام سٹیج پر دو مرتبہ سجدہ شکرہ ادا فرمایا۔
(۶) ماہ رجب سنہ ۱۶ ہجری میں حضرت عمرؓ حضرت علیؓ کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر کرکے خود مدینہ سے روانہ ہو کر جابیہ پہنچے۔ اور بیت المقدس کا معاہدہ صلح ترتیب دیا۔ پھر بیت المقدس میں داخل ہونے (۱) مسجد میں تشریف لے گئے۔ نماز ادا کی اور (۲) عیسائیوں کے گرجا کی سیر فرمائی۔	(۶) حضرت فضل عمر سال ۱۹۲۴ء میں تبلیغ اسلام و احمدیت کے لئے مدینۃ المسیح میں حضرت مولوی شیر علی صاحب کو اپنا نائب (امیر) مقرر فرما کر خود ویمبلے کانفرنس مذاہب میں شرکت کے لئے لنڈن تشریف لے گئے جہاں پہنچ کر حضور نے پہلے نماز ادا فرمائی۔ اور اسلام کی تائید میں حضور کا ایک مضمون پڑھا گیا۔ جو سب سے بالا رہا۔ اور اخبارات و سامعین نے تعریف لکھی۔ عیسائیوں کے سب سے بڑے شہر لنڈن میں مراکز تبلیغ قائم کرنے کی تجاویز فرمائیں۔ اور تبلیغی امور کے متعلق مبلغین بلاد غربیہ کو نہایت اہم ہدایات دیں۔ لنڈن میں سب سے پہلی مسجد احمدیہ مسجد فضل کا سنگ بنیاد رکھا۔
(۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیت المقدس سے واپسی پر تمام ملک کا دورہ فرمایا۔ سرحدوں کا معائنہ فرما کر ملک کی حفاظت کا انتظام کیا۔ اور بخیر و خوبی واپس مدینہ تشریف لائے۔	(۷) حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی لنڈن سے واپسی پر اور ایسا ہی روانگی پر مصر۔ دمشق۔ شام حیفا مرکز بہاء اللہ۔ اٹلی وغیرہ اہم مقامات کا معائنہ فرمایا۔ ان تمام ممالک میں تبلیغ احمدیت کے لئے سکیم اور پروگرام تجویز فرمایا۔ اور بخیر و خوبی واپس ہو کر داخل مدینۃ المسیح ہوئے۔
(۸) حضرت عمر فاروق کو تبلیغ اسلام کا خاص درد تھا۔ آپ کے عہد میں نہایت کثرت سے اسلام پھیلا تھا۔ آپ نے مذہبی تعلیم و تلقین اور شعائر اسلامی کو رواج عام دیا۔ معلمین۔ حفاظ اور مؤذنوں کی تنخواہیں مقرر کیں۔ قرآن مجید کے درس و تدریس کا رواج دیا۔ اور قرآن شریف کو صحت کے ساتھ پڑھانے کے لئے تاکیدی احکام جاری کئے۔ احادیث نبوی کو نقل کراکے حکام کے پاس روانہ کیا۔ تاکہ عام طور پر ان کی اشاعت ہو۔ مشاہیر صحابہ کو مختلف ممالک میں حدیث کی تعلیم کے لئے بھیجا۔ روایات قبول کرنے میں نہایت چھان بین اور احتیاط سے کام لیا۔ جب کسی معاملہ میں حدیث پیش کی گئی۔ آپ نے تائیدی شہادت طلب کرکے پھر اس حدیث کو	(۸) حضرت فضل عمر نے تبلیغ احمدیت کا بہترین اور مستحکم انتظام فرمایا۔ اندرون و بیرون ہند تبلیغی مشن قائم فرمائے۔ اور زمین کے کناروں تک احمدیت کی تبلیغ پہونچا دی۔ آپ نے اسلامی تعلیم و تلقین کی پابندی اور شعائر اسلامی کی پابندی کرائی۔ اور تمام جماعت سے ہر سال شعار اسلامی قائم کرنے کے لئے عہد لیا۔ اور پھر مسلسل دوہرایا۔ جماعت وار انجمنیں قائم فرمائیں۔ اور عہدہ داران مقرر کئے۔ پھر سہ سالہ انتخاب عہدہ داران انجمن کا قانون بنایا۔ جملہ انجمنوں میں قرآن کریم احادیث نبوی، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس جاری فرمائے۔ جس پر بیرون ہند کی جماعتیں بھی عامل ہیں۔ ناخواندوں کی تعلیم کے لئے خاص پابندی اور ہدایات فرمائیں۔ روایات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جمع کرنے کا انتظام فرمایا۔ مخلصین خادموں کو خود خطوط لکھ کر ایسی روایات جمع کرنے کا حکم فرمایا۔ پھر تمام جماعتوں میں مستورات کی تنظیم۔ بچوں کی تنظیم۔ نوجوانوں کی تنظیم۔ بوڑھوں اور معمر افراد کی تنظیم کے لئے علیحدہ علیحدہ انتظامات قائم فرمائے۔ خاص روایات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیش ہونے پر خود بھی شہادت ادا فرمائی۔ اور دوسروں سے بھی شہادت لی

حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضؓ	حضرت امیر المومنین فضل عمرؓ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
قبول فرمایا۔	اور آخری فیصلہ خود فرمایا۔ اور انجمن کے عہدہ داروں کو بحیثیت ناظر قائم فرمائی۔
(۹) حضرت عمر فاروق رضؓ نے کثرت سے مساجد تعمیر کرائیں۔ اور مسجد نبوی کو نہایت وسعت دی۔	(۹) حضرت فضل عمرؓ نے بھی ہر ایک جماعت میں مسجد احمدیہ تعمیر کرنے کا ارشاد فرمایا۔ خاص قادیان میں قریباً ۱۰ احمدیہ مساجد تعمیر کرائیں۔ جن کی اکثر بنیادیں حضور نے اپنے دست مبارک سے رکھیں۔ جماعتوں میں مساجد تعمیر کرنے کی حضور کی تحریکات جاری ہیں۔ اور مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ کو بار بار وسعت دی۔
(۱۰) حضرت عمر فاروق رضؓ کے عہد میں حسب ذیل شہر آباد ہوئے۔ (۱) البصرہ (۲) کوفہ (۳) فسطاط (۴) موصل (۵) جیزہ۔	(۱۰) حضرت فضل عمرؓ نے علاقہ سندھ میں حسب ذیل جدید بستیاں آباد کرائیں۔ (۱) محمود آباد (۲) اسلام آباد (۳) احمد آباد (۴) ناصر آباد (۵) نصرت آباد وغیرہ اور خاص دارالامان میں حسب ذیل جدید محلہ جات آباد کرائے اور نسل چونکہ جاری ہیں۔ (۱) دار الفضل (۲) دار العلوم (۳) دار الرحمت (۴) دار البرکات (۵) دار الانوار (۶) دار الشکر (۷) دار السعت (۸) دار الشیوخ۔
(۱۱) حساب کتاب و تحریر وغیرہ میں کسی مستقل سن کا عرب میں رواج نہ تھا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے ۱۶ ہجری میں سن ہجری جاری کر کے اسلام میں یہ کمی پوری کر دی۔	(۱۱) حضرت فضل عمر ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ کے لئے سال ۱۹۴۰ء میں سن ہجری شمسی جاری کر کے احمدیت کا اپنا کیلنڈر طرز قائم فرمادیا۔
(۱۲) ۷ ہجری میں واقعہ خیبر کے بعد جو خیبر فتح ہونے پر حضور نے خیبر کی زمین مجاہدین میں تقسیم کر دی۔ ایک ٹکڑا ثمغ نامی حضرت عمرؓ کے حصہ میں آیا لیکن آپ نے اپنا قطعہ اراضی کو راہ خدا میں وقف کر دیا۔ اور تاریخ اسلام میں یہ سب سے پہلا وقف تھا۔ ایسے ہر ایک تحریک پر آپ پیش پیش رہتے تھے۔ بلکہ ہمیشہ حضرت خلیفہ اول پر سبقت لے جانے کے لئے کوشاں رہتے تھے۔	(۱۲) حضور نے اپنی ساری جائداد احمدیت کے لئے وقف فرما دی ہے۔ اور جماعت کو وقف جائداد کی تحریک فرما کر کروڑوں روپے کی جائدادیں سلسلہ احمدیہ کے لئے وقف کرا دیں۔ اپنی جائداد احمدیت کے لئے وقف کرنے میں خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں یہ حضور کا پہلا نمونہ وقف جائداد کا ہے۔
(۱۳) حضرت عمر فاروق رضؓ کی خلافت موجودہ زمانہ کی جمہوری طرز حکومت سے مشابہ تھی۔ یعنی تمام ملکی و قومی مسائل مجلس شوریٰ میں پیش ہو کر بعد بحث مباحثہ اتفاق رائے یا کثرت آراء سے طے پاتے تھے۔ اور حضرت عمرؓ عام طور پر کثرت رائے کو قبول فرماتے تھے۔ ایک مجلس عام بھی تھی۔ جس میں مہاجرین و انصار کے علاوہ تمام سرداران قبائل شریک ہوتے تھے۔ ان دونوں مجلسوں کے سوا ایک تیسری مجلس بھی تھی۔ جس کو مجلس خاص کہہ سکتے ہیں۔ اس تیسری مجلس میں بعض مہاجرین و صحابہؓ ہی شریک ہوتے تھے۔	(۱۳) حضرت فضل عمرؓ بھی سلسلہ کے تمام امور مجلس شوریٰ میں طے فرماتے ہیں۔ اس کے علاوہ قواعد و قانون مرتب کرنے کے لئے ایک سالانہ مجلس شوریٰ قائم فرماتے ہیں جس میں تمام جماعتوں کے اضلاع وار و صوبہ وار نمائندے شامل ہوتے ہیں۔ اس مجلس میں ہر ایک نمائندہ کو حضور موقعہ دیتے ہیں۔ کہ وہ اپنی جماعت کی رائے آزادی سے ظاہر کرے۔ پھر حضور رائیں لیتے اور عموماً کثرت رائے کے مشورہ کو منظور فرما لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ مزید ضروری اور اہم وقتی امور کے متعلق بھی خاص مجالس شوریٰ مقرر فرما کر اہم امور طے فرماتے ہیں۔
(۱۴) نظام حکومت کے سلسلہ میں حضرت عمر فاروق رضؓ نے ملک کو صوبوں۔ اور ضلعوں میں تقسیم کر کے حسب ذیل بڑے بڑے عہدے دار مقرر فرمائے۔ ۱۔ والی یعنی حاکم صوبہ ۲۔ کاتب یعنی میر منشی	(۱۴) حضرت فضل عمرؓ نے بھی تمام اضلاع میں پھر صوبہ وار انجمنیں فرما کر ان کے حسب ذیل عہدہ دار مقرر فرمائے۔ ۱۔ امیر یا پریذیڈنٹ ۲۔ سیکرٹری مال ۳۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت ۴۔ سکرٹری امور عامہ ۵۔ سیکرٹری دعوت و تبلیغ ۶۔ محاسب ۷۔ امین ۸۔ خزانچی۔

حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضؓ	حضرت امیر المومنین فضل عمرؓ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
۳۔ کاتب دیوان یعنی فوجی محکمہ کا میر منشی۔ ۴۔ صاحب الخراج یعنی کلکٹر ۵۔ صاحب احداث یعنی افسر پولیس۔ ۶۔ صاحب بیت المال یعنی افسر خزانہ۔ ۷۔ قاضی یعنی جج	اسی طرح پھر مجالس انصار اللہ۔ خدام۔ اطفال۔ لجنات کا قیام فرما کر ان کے زعماء و قائد و مہتمم وغیرہ عہدہ داران تجویز فرماتے۔
(۱۵) ۱۸ ہجری میں عرب میں قحط پڑا۔ حضرت عمرؓ نے اس مصیبت کو کم کرنے میں جو سرگرمی ظاہر کی وہ ہمیشہ یادگار زمانہ رہیگی۔ تمام صوبوں سے غلہ منگوایا اور انتظام کے ساتھ محتاجوں میں تقسیم کیا۔ لاوارث بچوں کی پرورش و پرداخت کا انتظام کیا۔ اور غرباء و مساکین کے روزینے مقرر کئے۔	(۱۵) حضرت فضل عمرؓ نے جنگ عالم کے دوران میں ۱۹۴۳ء میں قحط کی مصیبت سے بچنے کے لئے قبل از وقت نہایت اہم اور کارآمد تدابیر بیان فرمائیں۔ جن پر عمل پیرا ہو کر کثیر حصہ جماعت احمدیہ کا اس مصیبت سے مامون و محفوظ رہا۔ قادیان خاص میں چونکہ غرباء و مساکین جماعت کی تعداد زیادہ تھی۔ اس لئے حضور نے دیگر اضلاع و صوبہ جات سے غلہ فراہم کرا کر انتظام اور اہتمام کے ساتھ غرباء میں مفت تقسیم کرایا۔ اور دوسروں کے لئے مہیا کرایا بیرونی جماعتوں کو بھی باہمی ہمدردی اور ایک دوسرے کی امداد کی ہدایت فرمائی۔ لاوارث بچوں کی پرورش وغیرہ کے لئے دار الشیوخ قائم فرمایا۔ ایسا ہی غرباء و مساکین جماعت کے وظائف (بیت المال) سے مقرر فرمائے

خاکسار شیخ عبد الرحمن کپورتھلہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا رویا

اور

"پیغام صلح" کے بیہودہ اعتراضات

۸ اگست کے "پیغام صلح" میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رویا بابت مسٹر مادرین کے متعلق بیہودہ اعتراضات پڑھ کر نہایت دکھ ہوا۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ یہ لوگ عداوت محمود میں اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ کہ ایسے عظیم الشان رویا کی شان کو بھی چھپانے کی سعی لاحاصل کر رہے ہیں۔ جس کے نہایت کامیابی سے پورا ہونے کا سخت سے سخت معاند کو بھی اقرار ہے۔

مجھے اس وقت متذکرہ بالا رویا کے متعلق کچھ کہنا نہیں۔ کیونکہ جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے اس سلسلہ میں ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" کو کافی جواب دے چکے ہیں۔ بلکہ ان کی "اعتراضات ساز قوت متخیلہ" کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک اور تازہ رویا کی طرف مبذول کرتا ہے۔ جو ۱۱۔ اگست ۱۹۴۵ء کے "الفضل" میں چھپا ہے۔ یہ رویا حضور نے گاندھی جی کے متعلق دیکھا اور اسے بیان کرنے کے بعد حضور نے اس کی تعبیر یہ فرمائی "میں سمجھتا ہوں کہ غالباً گاندھی جی اپنے قدیم طریق کے مطابق کوئی ایسا قدم اٹھانے والے ہونگے جو شور پیدا کرنے والا ہوگا۔ تبھی اخباری نمائندوں کا اجتماع دیکھا۔ پاگل کا ان پر بوجھ ڈالنا بتاتا ہے۔ کہ ان پر کوئی مخالف اثر ڈالنے کی کوشش کی جائیگی۔

اور میرے وہاں جانے کی تعبیر بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان کے اس اقدام کا اثر مسلمانوں پر کم پڑیگا۔ واللّٰہ اعلم بالصواب۔"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہ رویا ۱۱ اگست سے چند دن ہی پہلے ہوا۔ اور ان دنوں گاندھی جی کے متعلق کسی قسم کی کوئی خبر نہیں تھی جس سے یہ معلوم ہوتا۔ کہ وہ کوئی قدم اپنے قدیم طریق کے مطابق اٹھانے والے ہیں۔ اور خصوصاً وہ قدیم طریق جو بالکل بے اثر ثابت ہو چکا ہے۔ یعنی برت رکھنا۔ مگر قربان جاؤں اپنے مولا کریم کے کہ جو نہی حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کو یہ بتایا کہ گاندھی جی اپنے قدیم طریق کے مطابق کوئی قدیم اٹھانے والے ہیں۔ ادھر اس کے پورا ہونے کے سامان بھی پیدا کرنے شروع کر دیئے۔ چنانچہ ۱۴ اگست کے انگریزی اخبار "ڈان" میں ایسوسی ایٹڈ پریس کی یہ خبر شائع ہوئی کہ سیوا گرام میں ۱۳ اگست کو گاندھی جی نے ہریجن کا رکنوں کی ایک میٹنگ میں ان کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "ایک اور برت مجھے رکھنا ہے۔ مگر میں نہیں جانتا کہ کیسے کب اور کس مقصد کے لئے مجھے اسے شروع کرنا ہے"۔

کون نہیں جانتا کہ گاندھی جی کے قدیم سیاسی طریقوں میں سے برت بھی ایک طریق ہے۔ اب ایڈیٹر صاحب

۲ "پیغام صلح" اپنی اعتراضات ساز قوت متخیلہ کو حرکت میں لائیں۔ اور بتائیں کہ کیا اس کے متعلق بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو کوئی مواد مل چکا تھا۔ جو آپ نے یہ رویا بیان کر دیا۔ اگر نہیں تو خدا کے لئے کچھ تو شرمائیں۔ اور کچھ تو خوف خدا کریں اور اسلام کی وہ سب سے بڑی خوبی جو اس کے زندہ ہونے اور خدا تک پہنچانے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ یعنی رویا اور کشوف کا ہونا۔ اسے بھی قوت متخیلہ نہ کہنے لگ جائیں۔

خاکسار سلطان محمود شاہد

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

گوروہرسہائے میں بابانانک صاحب رح کا قرآن شریف موجود ہے

"حضرت بابا نانک صاحب کی ایک مقدس یادگار تلف کردی گئی" کے عنوان الفضل ۲۳ر اگست ۱۹۴۵ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں اس بات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ کہ گوروہرسہائے میں "بابے کی پوتھی" کے نام سے جو تبرک محفوظ تھا۔ اور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیق کی رو سے قرآن مجید تھا۔ اب اسے سکھوں نے تلف کرکے اسکی جگہ گوروگرنتھ صاحب رکھ دیا ہے۔ اور اس کے ثبوت میں گورمکھی کتاب پراچین بیڑاں سے جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے چند عبارتیں نقل کی ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ "پراچین بیڑاں" کے حوالہ سے جو عبارتیں پیش کی گئی ہیں۔ ان سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کتاب کے مصنف نے یہ سمجھا ہے۔ کہ گوروہرسہائے میں "پوتھی" کے نام سے جو تبرک موجود تھا۔ وہ قرآن مجید تھا۔ لیکن یہ امر واقعہ کے خلاف اور غلط فہمی پر مبنی ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ گوروہرسہائے میں حضرت بابا نانک صاحب اور بعد کے گوروؤں کے چند تبرکات ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان تبرکات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"بمقام گوروہرسہائے واقع ضلع فیروزپور سکھوں کے ایک نہایت معزز خاندان کے قبضہ میں باوا نانک صاحب اور ان کے بعد کے گدی نشین گوروؤں کے چند تبرکات چلے آتے ہیں۔ جن میں ایک تسبیح (جس کو ہندو مالا کہتے ہیں) باوا صاحب موصوف کی اور ایک پوتھی اور ایک قرآن شریف اور چند دیگر اشیاء ہیں"۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۳۳۶)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ "پوتھی" اور قرآن شریف دو مختلف چیزیں ہیں۔ یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ کہ گوروہرسہائے میں جو تبرکات ہیں۔ وہ سب حضرت بابا نانک صاحب کے ہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سب تبرکات کو حضرت بابا نانک صاحب کے تبرکات قرار نہیں دیا۔ چنانچہ حضور کے مذکورہ بالا حوالہ میں "اور ان کے بعد کے گدی نشین گوروؤں کے چند تبرکات چلے آتے ہیں" کے الفاظ سے صاف ثابت ہے۔ کہ یہ تبرکات صرف بابا صاحب ہی کے نہیں بلکہ آپ کے بعد کے گوروؤں کے بھی ہیں۔ پس یہ "پوتھی" گوروگرنتھ صاحب ہو۔ تو اس میں کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ بابا نانک صاحب کے بعد کے گوروؤں میں سے کسی کا یہ تبرک ہوسکتا ہے۔ کیونکہ گورو صاحبان کی مختلف پوتھیاں اور ان کے عہد کے لکھے ہوئے گرنتھ صاحب کئی ایک مقامات میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً موہن والی پوتھیاں۔ بخشہ بھڈیرا کا گرنتھ۔ کرتارپوری گرنتھ صاحب جس پر پوتھی صاحب بھی لکھا ہوا ہے۔ بنوں والی جلد۔ لاہوریاں والی بیڑ وغیرہ وغیرہ اس طرح گوروہررائے صاحب کے وقت کا لکھا ہوا گرنتھ صاحب اگر گوروہرسہائے میں بطور تبرک موجود ہو۔ تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ پوتھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی گوروہرسہائے میں موجود تھی۔ جیسا کہ آپ کی کتاب چشمہ معرفت میں تحریر ہے۔ اور آپ کے زمانہ میں لکھی گئی۔ کتاب "گوربیرتھ سنگرہ صفحہ ۲۳۳ مصنفہ پنڈت تارا سنگھ صاحب نروتم" میں بھی اس پوتھی کا ذکر ہے۔ نیز گیانی ٹھاکر سنگھ صاحب اپنی کتاب "سری گوردوارے درشن" صفحہ ۵۸ میں اسی پوتھی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ وہ پوتھی بابا نانک صاحب کے اپنے کلام "جپ جی صاحب" وغیرہ کی ہے۔ پس اس طرح بابا نانک صاحب کے کلام کا پوتھی کی شکل میں ہونا بھی قابل اعتراض نہیں۔ یہی پوتھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت تھی۔ اسی کا ذکر پنڈت تارا سنگھ صاحب نروتم اور گیانی ٹھاکر سنگھ صاحب نے کیا ہے۔ یہ پوتھی نہ اس وقت قرآن شریف تھا۔ اور نہ آج ہے۔ اس کو قرآن شریف بتانا سراسر غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ الفضل کے مضمون میں یہ بھی لکھا گیا ہے۔ کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت بابا نانک صاحب کی اس پوتھی کو آپ کے اسلام کی دلیل ٹھہرایا ہے"۔ مگر یہ درست نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "پوتھی" کو بابا صاحب کے اسلام کی دلیل قرار نہیں دیا۔ بلکہ حضور نے تین برکات کا ذکر فرمایا ہے۔ (۱) مالا (۲) پوتھی (۳) قرآن مجید۔ ان میں سے قرآن شریف کو حضور نے بابا نانک صاحب کے اسلام کی دلیل ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔ "یہ قرآن مجید جو باوا نانک صاحب کے گدی نشین گوروؤں کے تبرکات میں نہایت عزت اور ادب کے ساتھ چلا آرہا ہے ..... اس بات پر صاف دلیل ہے۔ کہ باوا صاحب اور ان کے گدی نشین اور پیرو صدق دل سے قرآن شریف پر ایمان لائے تھے"۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۳۳۸)

مسٹر جی۔ بی سنگھ مصنف "پراچین بیڑاں" کے بیان کو بنیاد قرار دے کر یہ کہنا کہ گوروہرسہائے میں اب قرآن شریف موجود نہیں ہے۔ قرین عقل نہیں۔ کیونکہ اول تو انہوں نے اپنا کوئی چشم دید بیان پیش نہیں کیا۔ دوسرے جو کچھ انہوں نے لکھا ہے۔ اس میں کئی سقم موجود ہیں۔ مثلاً یہی کہ مولوی محمد علی صاحب کے حوالہ سے قرآن کریم کا سائز ۷ × $5\frac{1}{2}$ انچ بتایا گیا ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا سائز تخمیناً ۳ انچ چوڑا اور $4\frac{1}{2}$ انچ لمبا لکھا ہے۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۳۳۶)

ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بحوالہ واراں بھائی گورداس وار پہلی پوڑی ۳۲ "آسا ستھ کتاب کچھ کوزہ بانگ مصلےٰ دھاری" تحریر فرمایا ہے۔ کہ جناب بابا نانک صاحب سفر مکہ میں اپنے پاس قرآن مجید رکھتے تھے۔ (حاشیہ ست بچن صفحہ ۵۶ اور بحوالہ تواریخ گورو خالصہ مصنفہ گیانی گیان سنگھ صفحہ ۲۶۲ تحریر فرمایا ہے۔ کہ بابا نانک صاحب عرب میں عصا۔ استادہ (کوزہ) مصلےٰ کتاب یعنی قرآن مجید۔ نیلے رنگ کا لباس دلق کی ٹوپی پہنا کرتے تھے۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۳۵۲)

اس کی تائید جنم ساکھی بھائی بالا کے حسب ذیل بیان سے ہوتی ہے۔ "مجھے کے نزدیک اگر آپ نے حاجیوں کا سا لباس پہنا۔ ہاتھ میں عصا لیا۔ سر پر مصلےٰ رکھا۔ بغل میں کتاب رکھی۔ حاجی درویش ہوکر مکے کے حج کو حاضر ہوئے" (جنم ساکھی بالا صفحہ ۱۳۱)

اس قرینہ سے بھی ظاہر ہے۔ کہ وہ کتاب قرآن مجید ہی تھی۔ جو حاجیوں کے پاس ہوسکتی ہے۔

اس قرآن شریف کی ہرسہائے میں موجودگی کے متعلق بھائی سیوا سنگھ صاحب ایڈیٹر اخبار خالصہ سماچار امرتسر لکھتے ہیں:۔

"گوروہرسہائے وچ اک قرآن پیا ہے تے کہیا جاندا ہے ایہہ اوہ قرآن شریف ہے جس نوں گورو نانک صاحب مکے مدینے دے سفر وچ نال لے گئے سن"۔

(اخبار خالصہ سماچار امرتسر ۸ر اکتوبر ۱۹۳۱ء)

یعنی گوروہرسہائے میں ایک قرآن شریف رکھا ہے۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ یہ وہ قرآن شریف ہے۔ جس کو گورو نانک صاحب مکہ اور مدینہ کے سفر میں اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ پس صاف ظاہر ہے۔ کہ گوروہرسہائے میں بابا نانک صاحب کا قرآن شریف موجود ہے جسے ۱۹ر اپریل ۱۹۰۸ء کو جماعت احمدیہ کے وفد نے جس میں علاوہ دیگر معززین کے ہمارے موجودہ امام حضرت امیر المومنین سیدنا المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی تھے نے بچشم خود دیکھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب چشمہ معرفت میں اس کا ذکر فرمایا۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں بکثرت اس کو دوہرایا گیا۔ چنانچہ مکرم سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور نے اس کا ذکر بابا نانک صاحب کے اسلام کے ثبوت میں بالوضاحت کیا۔ ملاحظہ ہو اخبار نور صفحہ ۱۶۱ مطبوعہ ۱۹۰۹ء و بابا نانک صاحب کی سوانح عمری صفحہ ۱۲۵ مطبوعہ ۱۹۱۵ء و باوا نانک صاحب کا مذہب صفحہ ۱۳۱ مطبوعہ ۱۹۱۹ء اور سلسلہ احمدیہ کے دیگر ٹریکٹوں و رسالوں میں قریباً ۳۶ سال سے اس کا ذکر متواتر ہو رہا ہے احمدی مبلغین ہر جگہ اس قرآن شریف کو بابا نانک صاحب کے اسلام کے ثبوت میں پیش کرتے چلے آئے ہیں۔ سکھوں اور آریوں کی طرف سے ان تحریروں اور تقریروں کے جواب دینے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ چنانچہ "تکذیب قادیانی" مصنفہ بھائی امر سنگھ ایڈیٹر اخبار شیر پنجاب لاہور اور بھائی سیوا سنگھ صاحب کے رسالہ چولہ صاحب۔ طواف کعبہ اور گورو نانک صاحب نور کا فتور۔ گورو نانک صاحب اور اسلام وغیرہ اور مہاشہ لکشمن نے باوا نانک صاحب کے مذہب کے جواب میں "مرزائی دام فریب" کتاب لکھی۔ لیکن آج تک کسی کو جرأت نہیں ہوئی۔ کہ وہ اس امر واقعہ کا انکار کرسکے۔ اور لکھ دے۔ کہ گوروہرسہائے میں بابا نانک صاحب کا قرآن شریف نہیں ہے یہ سب باتیں بتاتی ہیں۔ کہ حضرت بابا نانک صاحب رح کا مقدس تبرک قرآن کریم اب بھی موجود ہے۔ (خاکسار گیانی واحد حسین مبلغ)

تصحیح غلطی

شیخ عبد الواحد صاحب طہران کا اسستاد کی حیثیت سے گئے تھے۔ مبلغ کا لفظ غلطی سے لکھا گیا۔ (عبد المغنی)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آریہ سماج مندر بیلون (ڈلہوزی) میں احمدی مبلغین کے کامیاب لیکچر

[illegible] آریہ سماج بیلون نے اپنے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ۲۵، ۲۶ اگست کو مذہبی کانفرنس بھی کی تھی جس میں شمولیت کی ہمیں بھی دعوت دی جو بخوشی منظور کر لیا گیا۔ پہلے دن کانفرنس کا موضوع "مختلف مذاہب میں خدا تعالیٰ کا تصور" تھا۔ جماعت کی طرف سے مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف نے تقریر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے رب العالمین الرحمٰن الرحیم اور ہر شے کے خالق ہونے کو قرآن کریم کی روشنی میں بیان کیا۔ اور ساری قوموں میں نبی آنے اور روح اور مادہ کے مخلوق ہونے پر قرآنی دلائل دیکر تناسخ کے عقائد کی اچھے پیرایہ میں تردید کی۔ اور اسلام کا زندہ خدا پیش کر کے سب مذاہب کو اس کے آستانہ پر جھکنے کی مؤثر الفاظ میں دعوت دی۔ آپ کی تقریر بہت دلچسپ تھی۔ جسے حاضرین نے نہایت خاموشی سے سنا۔

صدر جلسہ پنڈت ٹھاکر دت صاحب فرما رہے تھے کہ ہمارے لیکچرار کو مقررہ وقت سے زیادہ وقت دیا اور تقریر کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ عارف صاحب نے عمدہ طریق پر اپنے مذہب کی تبلیغ کی ہے اور آریہ سماج کے اصول کی معقول طریق پر تردید کی ہے۔ اسی وجہ سے میں نے زیادہ وقت دے دیا ہے۔ دوسرے مقررین بھی یہی طریق اختیار کریں تو مناسب ہے۔ اس کے بعد تقریر آریہ سماج کی تھی اس نے عارف صاحب کی تقریر کا جواب دینے کی کوشش شروع ہی کی تھی کہ خاموش ہو گیا۔ اور باوجود صدر صاحب کے کہنے کے کچھ نہ بول سکا اور اس کا اثر [illegible] بھی نمایاں طور پر دیکھا گیا۔

دوسرے دن کا مضمون "مذہب اور ریاست" تھا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے گیانی عباد اللہ صاحب نے بتایا کہ آجکل ریاست کا جو مفہوم دھوکہ اور فریب سے دوسروں کو غلام بنانے کا لیا جاتا ہے اس کی اسلام میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ اس کے بعد دوسری قوموں سے مل کر رہنے اور نظام حکومت سے متعلق اسلامی تعلیم کو عمدگی سے بیان کیا۔ آریہ لیکچرار نے جب اپنی تقریر میں بجائے اصل موضوع پر تقریر کرنے کے ہماری تقریر پر اعتراضات شروع کر دیئے۔ اور گیانی صاحب نے اس پر توجہ دلائی تو صدر جلسہ نے بیان کیا کہ چار تقریریں جو ہو چکی ہیں۔ ان میں سے صرف گیانی صاحب کی تقریر اصل موضوع پر تھی۔ افسوس کہ ہمارے لیکچرار نے اصل مضمون کو چھوڑ دیا ہے۔ اس کے بعد کی تقریر بند کرا دی گئی۔ آخری تقریر بھی ایک آریہ کی تھی۔ اس نے بھی اسلام پر اعتراضات شروع کر دیئے۔ اس کی طرف گیانی صاحب نے صاحب صدر کو توجہ دلائی تو انہوں نے باوجود اس اقرار کے کہ تقریر اصل موضوع کے برعکس ہے تقریر بند نہ کرائی۔ اس پر ہمارا لیکچرار پروٹسٹ کرتا ہوا مع تمام مسلمانوں کے مندر سے باہر آ گیا۔ اور وہاں مسلمانوں کے ستیارتھ پرکاش کے متعلق سوالات کے جواب دئیے۔

غرضیکہ دونوں دن ہمارے مبلغین کی تقریریں نمایاں حیثیت کی تھیں۔ نہ صرف مسلمانوں نے خوشی کا اظہار کیا بلکہ ہندوؤں نے بھی ہمارے مبلغین کے احباب سے کہا کہ دونوں دن آپ کے لیکچراروں کی تقریریں سننے کے قابل تھیں۔

برکت اللہ سیکرٹری جماعت احمدیہ ڈلہوزی۔

عید فنڈ کے متعلق احمدی احباب کا فرض

عید فنڈ کے متعلق احباب جماعت کو معلوم ہے کہ یہ فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے قائم ہے۔ ابتداء میں اس فنڈ میں عیدین کے موقعہ پر ہر ایک کمانے والے سے کم از کم ایک روپیہ فی کس کے حساب سے یہ چندہ وصول کیا جاتا تھا۔ لیکن اب احباب اس چندہ کی اہمیت کو نظر انداز کرتے جا رہے ہیں۔ احباب اور عہدہ داران جماعت کو چاہیئے کہ اس فنڈ میں پہلے کی طرح ایک روپیہ فی کس ہر کمانے والے سے وصول کیا جائے۔ سوائے غیر مستطیع احباب کے کچھ دینا قبول کر لیا جائے۔ یہ چندہ عید سے قبل گھروں پر جا کر وصول کیا جائے تو خاطر خواہ چندہ وصول ہو سکتا ہے۔ خیال رہے یہ فنڈ مرکزی ہے۔ اس لئے اس کی کل رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔

(ناظر بیت المال)

ماہوار نقشہ بیعت جولائی ۱۹۴۵ء مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ

تمام جماعتہائے احمدیہ اردگرد پھیلنے اور دوسروں کو احمدی بنانے کی روح پھونک دیجئے

مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ جولائی میں ۷۱ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ دیہاتی مبلغین کے ذریعہ ۴۴ مقامی تبلیغ کے ذریعہ پندرہ اور دیگر مبلغین کے ذریعہ ۱۲ بیعتیں ہوئیں۔ مقامی تبلیغ کے ذریعہ سال رواں کی پہلی سہ ماہی (جنوری تا مارچ) میں ۱۰۵ افراد احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ مگر اپریل سے آخر جولائی یعنی چار ماہ میں صرف ۹۰ کس نے بیعت کی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ مقامی تبلیغ اپنے سابقہ معیار سے نیچے گر رہی ہے۔ مقامی تبلیغ کے سپرد وہ ضلع ہے۔ جہاں ہمارا مرکز ہے اور جہاں جلد سے جلد احمدیت کو اکثریت حاصل ہو جانی چاہیئے۔ امید ہے ذمہ دار افسران مناسب کارروائی فرمائیں گے۔ دیہاتی مبلغین نے فروری میں کام شروع کیا تھا۔ فروری سے آخر جولائی تک ان کے ذریعہ ۱۶۰ افراد نے بیعت کی ہے۔ اس لحاظ سے کہ دیہاتی مبلغین نے ابھی ابھی کام شروع کیا ہے یہ کوئی برا نتیجہ نہیں ہے۔ لیکن جب اس چیز کو مدنظر رکھا جائے کہ ان کا کام اپنے اپنے حلقہ کی کل آبادی کو جلد سے جلد احمدی بنانا ہے۔ تو یہ کام کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ دیہاتی مبلغین کو چاہیئے کہ اپنے اپنے حلقہ کی کل جماعتوں میں اردگرد پھیلنے اور دوسروں کو اپنے میں جذب کرنے کی روح پھونک دیں۔ اور جماعتوں سے تنظیم کے ماتحت تبلیغ کرائیں۔ دیگر مبلغین کے ذریعہ فروری سے آخر جولائی تک ۹۴ کس نے بیعت کی ہے۔ امید ہے سارے مبلغین باقی مہینوں میں زیادہ سے زیادہ افراد کو احمدی بنائیں گے۔

انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

ماہوار نقشہ بیعت جولائی ۱۹۴۵ء مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ

نمبر شمار	نام مبلغ	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام مبلغ	تعداد بیعت
۱	الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیر بمبئی	×	۲۲	چوہدری عطاء اللہ صاحب عثمان والی	۵
۲	الحاج مولوی محمد سلیم صاحب کلکتہ	×	۲۳	مولوی نذیر محمود صاحب مبارک ناگپور	×
۳	مولوی عبدالغفور صاحب بھاگلپور	×	۲۴	مولوی رحیم بخش صاحب جوڑا	۱۲
۴	مولوی ظل الرحمٰن صاحب بنگال	×	۲۵	حافظ بشیر احمد صاحب گنج مغلپورہ	×
۵	سید اعجاز احمد صاحب 〃	×	۲۶	خواجہ خورشید احمد صاحب امین آباد	۲۳
۶	چوہدری مظفر الدین صاحب 〃	۳	۲۷	سید محمود امین شاہ صاحب کھتو والی	×
۷	مولوی عبدالمالک خان صاحب حیدر آباد دکن	۲	۲۸	سید علی اصغر شاہ صاحب سیلان	×
۸	مولوی چراغ الدین صاحب پشاور	×	۲۹	مولوی جمال الدین صاحب پھلروان	۲
۹	مولوی غلام احمد صاحب فرخ سندھ	×	۳۰	حافظ ابوذر صاحب روڑہ	×
۱۰	مولوی محمد حسین صاحب پونچھ	۴	۳۱	مولوی شیخ محمد صاحب دنیا پور	×
۱۱	مولوی عبدالقادر صاحب شیخوپورہ	۱	۳۲	مولوی عبدالمجید صاحب دھاریوال	×
۱۲	مولوی فضل دین صاحب آگرہ	×	۳۳	مولوی غلام رسول صاحب غازی کوٹ	×
۱۳	مولوی منظور احمد صاحب لنگر لکھنؤ	۱	۳۴	حکیم احمد دین صاحب کھیتی میلوان	×
۱۴	صاحبزادہ محمد طیب صاحب سرائے نورنگ	×	۳۵	مولوی عبدالرحمٰن صاحب دانہ	×
۱۵	مولوی عبدالواحد صاحب سری نگر کشمیر	×	۳۶	مولوی عبدالعزیز صاحب چھچھرہ	۱
۱۶	مولوی بشیر احمد صاحب ساندھن	×	۳۷	چوہدری شیر محمد صاحب دیہاتی مدرس شنکار	۱
۱۷	گیانی عباد اللہ صاحب	×	۳۸	دفتر مقامی تبلیغ	[illegible]
۱۸	مولوی عبداللہ صاحب مالابار	۴	۳۹	مولوی عبدالرحیم صاحب عارف 〃	×
۱۹	گیانی واحد حسین صاحب	×	۴۰	مولوی عبدالکریم صاحب 〃	۵
			۴۱	مولوی محمد منشی خان صاحب 〃	×
۲۰	مولوی سید احمد علی صاحب	×	۴۲	چوہدری محمد خان صاحب 〃	×
۲۱	ماسٹر مہدی شاہ صاحب انبالہ	×	۴۳	چوہدری نیاز بخش صاحب 〃	×

تحریک جدید کے سیکرٹریوں کے فرائض اور انکی اہمیت

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے "تحریک جدید" کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ہر جماعت میں "سیکرٹری تحریک جدید" کے مقرر کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں جماعتوں میں سیکرٹری مقرر کئے جا رہے ہیں۔ ابھی تک جن شہری یا دیہاتی چھوٹی یا بڑی جماعتوں نے "تحریک جدید" کا سیکرٹری مقرر نہیں کیا۔ وہ فوری انتخاب کر کے سیکرٹری مقرر کریں۔ اور اس کی اطلاع فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کو فوری کریں:۔

بعض سیکرٹریوں نے اپنے فرائض دریافت کئے ہیں۔ اگرچہ ان کے فرائض وہی ہیں جو سیکرٹری مال صدر انجمن احمدیہ کے ہیں۔ لیکن تاہم بھی مزید مخصوص فرائض ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔ فرائض دینے سے پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک فقرہ جو تحریک جدید کے سیکرٹریوں کی اہمیت اور ان کو اپنے کام میں مدد دینے والا ہے۔ دینا ضروری ہے۔ وہ یہ ہے:۔

"بعض لوگ حماقت سے یہ سمجھتے ہیں کہ جو تقریر اور تحریر کرے۔ وہی مبلغ ہے۔ و . . . . وہی مبلغ ہیں جو تبلیغ کے لئے باہر جاتا ہے"

"جو سلسلہ کی جائدادوں کا انتظام تن دہی اور اخلاص سے کرتا ہے۔ اور باہر جانے والے مبلغوں کے لئے اور سلسلہ کے لٹریچر کے لئے روپیہ زیادہ سے زیادہ مقدار میں کماتا ہے۔ وہ اس سے کم نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک مبلغوں میں شامل ہے"

"جو سلسلہ کی عمارتوں کی اخلاص سے نگرانی کرتا ہے۔ وہ بھی مبلغ ہے۔ جو سلسلہ کے لئے تجارت کرتا ہے وہ بھی مبلغ ہے۔ جو سلسلہ کا کارخانہ چلاتا ہے وہ بھی مبلغ ہے"

"جو زندگی وقف کرتا ہے۔ اور اسے سلسلہ کے خزانہ کا پہرہ دار مقرر کیا جاتا ہے۔ وہ بھی مبلغ ہے"

"اگر ایک شخص کو سلسلہ کی ضروریات کیلئے چوہڑے کے کام پر مقرر کیا جاتا ہے۔ تو وہ ہرگز اس مبلغ سے کم نہیں ہے جو نیویارک اور لنڈن میں تبلیغ کر رہا ہے"

"اگر کوئی سلسلہ کے لئے دھوبی کا کام کرتا ہے۔ تو وہ ایسا ہی ہے۔ جیسے تبلیغ کرنے والا"

پس "تحریک جدید" کے سیکرٹریوں کی شان بہت بلند اور ارفع ہے۔ اگر وہ اپنے فرائض کو نہایت تندہی، محنت، اخلاص اور توجہ سے ادا کریں۔ اور سلسلہ کے لئے روپیہ پیدا کر کے تبلیغ میں مدد دیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو مخلص مبلغوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔ فرائض یہ ہیں:۔

(۱) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہر وہ تحریک جو "تحریک جدید کی مالی قربانیوں" کے متعلق ہو۔ اسے اپنی جماعت کے ہر احمدی مرد۔ عورت اور بچے کے کان تک پہنچانا اور تحریک کی اہمیت اور ضرورت احباب کے بطریق احسن ذہن نشین کرنا۔ تا ان کی جماعت کا ہر فرد اس تحریک سلسلہ کی ضرورت کے مطابق حصہ لے سکے۔

(۲) انشاء اللہ تعالیٰ تحریک کی متعدد کاپیاں ہر جماعت میں ارسال ہوا کریں گی۔ تا ہر احمدی کے کان تک حضور کی آواز پہنچ جائے۔ اس لئے جب بھی سیکرٹری مال تحریک جدید کے پاس ایسی تحریک پہنچے۔ تو وہ اُس تحریک کو وصول کرتے ہی اپنی جماعت کے احباب میں تقسیم کر دیں۔ تا وہ اس قربانی میں حصہ لینے کیلئے شرح صدر اور بشاشت شامل ہوں۔

(۳) سیکرٹری مال تحریک جدید کا فرض ہوگا۔ کہ وہ اپنی جماعت کے ہر فرد سے مسجد میں یا اس کے گھر پر جا کر دریافت کر لیں۔ کہ آپ حضور کی اس تحریک پر کیا قربانی کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے احباب کی مکمل فہرست تیار ہونے پر براہ راست حضور کی خدمت میں ارسال کر دیں۔ یا فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کو حضور کے پیش کرنے کے لئے ارسال فرما دیں۔

(۴) "سیکرٹری تحریک جدید" کے لئے ضروری ہے کہ ہر تحریک کے وعدوں کی نقل اپنے پاس رکھے۔ اور اس کا اندراج باقاعدہ اپنے مقامی عہدہ داروں کے پاس بھی کرا دیا کریں۔ "تحریک جدید" کا ہر قسم کا مکمل اور صحیح حساب مقامی جماعت میں بھی رہے۔ اور یہ صدر انجمن کے کارکن اسے باقاعدہ چیک کرتے ہیں۔

(۵) وعدوں کی فہرستیں پیش کرنے کے بعد اس بات کی پوری کوشش کرتے رہنا کہ وعدوں کا اکثر حصہ شروع سال میں وصول ہو جائے۔ کیونکہ "زیادہ ثواب پہلے چھ مہینوں میں ہی زیادہ رقمیں ادا کرنی ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ ابتدائی چندہ دینے والے وہی ہوتے ہیں جن کے اندر اخلاص زیادہ ہوتا ہے۔ اور جن کے اندر اخلاص زیادہ ہوتا ہے۔ وہی قربانی زیادہ کیا کرتے ہیں۔ جو قربانی زیادہ کرتے ہیں وہی وقت پر اپنے فرائض ادا کیا کرتے ہیں۔ پس پہلے چھ مہینوں میں چندہ ادا کرنے والوں کی تعداد زیادہ ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ ہماری جماعت میں سابق رہنے والوں کی خواہش کرنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔" سیکرٹری تحریک جدید کا پہلا فرض ہوگا۔

(۶) ہر جماعت کے تمام عہدہ دار مثلاً امیر یا پریذیڈنٹ۔ محاسب۔ محصل۔ امین۔ آڈیٹر اور دیگر کارکنان مقامی جماعت اسی طرح سے تحریک کا باقاعدہ کام کرتے رہیں گے۔ جس طرح اب کرا رہے ہیں۔ نیز محصل و ترسیل زر کا کام اسی طرح ہوتا رہیگا۔ جس طرح اب ہو رہا ہے۔ "سیکرٹری تحریک جدید" کا اضافہ اس لئے ہے کہ "تحریک جدید" کا کام جلدی اور سہولت سے ہو۔

(۷) "امیر" یا "پریذیڈنٹ" اور "سیکرٹری مال تحریک جدید" ذمہ دار ہونگے۔ کہ "تحریک جدید" کے چندوں کو کامیاب کرنے کے لئے مناسب تدابیر عمل میں لائیں۔ جس طرح سیکرٹری تحریک جدید اپنی ذمہ داری کا جواب دہ ہے۔ اسی طرح اس کا امیر یا پریذیڈنٹ بھی تحریک جدید کے کاروبار میں جواب دہ اور ذمہ دار ہے۔

(۸) "سیکرٹری مال تحریک جدید" کا فرض ہے۔ کہ جماعت میں نیکی اور تقویٰ کی روح پیدا کرنے اور اسے ترقی دینے کے لئے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات۔ کلمات طیبات احباب تک پہنچاتا رہے۔ تا احباب حضور کی ہر آواز پر دلی خوشی اور قلبی بشاشت کے ساتھ لبیک کہیں اور تا احباب اپنے وعدوں کو فوراً پورا کرنے کی جدوجہد کریں۔

(۹) عام طور پر تحصیل اور ترسیل زر کا کام تو مقامی انجمن کے عہدہ داران کے ہی سپرد رہے گا۔ لیکن سیکرٹری مال تحریک جدید کو ضرورت کے وقت خود وصول کرنے کا اختیار ہوگا۔ یہ بھی اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی تمام وصولی کا باقاعدہ اندراج مقامی عہدہ دار کے پاس کرا دے۔ تا حساب درست رہے۔

(۱۰) "سیکرٹری مال تحریک جدید" کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ "تحریک جدید" کی کسی سابق تاریخ کے لئے جو روپیہ وہ یا مقامی عہدہ دار وصول کریں۔ اسے مرکز میں خود یا مقامی عہدہ داران کے ذریعہ بھجوا دے۔

(۱۱) ہر جماعت کا مقامی وہ عہدہ دار جو مرکز میں روپیہ ارسال کرتا ہے یا سیکرٹری تحریک جدید جب بھی روپیہ بذریعہ بیمہ۔ منی آرڈر یا چیک۔ ڈرافٹ یا دستی مرکز میں داخل کریں ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کے چندے اسم وار تفصیل کے ساتھ مرکز میں داخل کریں۔ تا کہ مرکزی حسابات کی تکمیل اور ان کی جماعت کے نام حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش ہونے کے علاوہ ان کی مقامی جماعت کا حساب بھی درست رہے۔

(۱۲) "تحریک جدید" کے چندوں کا روپیہ حسب ہدایت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سیکرٹریوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ روپیہ اپنے پاس جمع نہ رکھیں۔ بلکہ ساتھ کے ساتھ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کے نام بھجواتے رہیں بھیجنا چاہیئے اگر "تحریک جدید" کا کوئی "مجاہد" اپنے خاص حالات کے ماتحت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ابتداءً روپیہ بھیج کر درخواست دعا کرنا چاہتا ہو۔ تو ایسے دوستوں کو براہ راست ارسال کرنے کی اجازت ہے۔ اگر ایسے دوست کسی جماعت میں باقاعدہ شامل ہوں۔ تو انہیں اپنے سیکرٹری مال کے پاس اپنے مرسلہ روپیہ کی رسید خزانہ پیش کرنا ضروری ہوگا۔ تا مقامی حساب درست رہے۔ نیز محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھی روپیہ ارسال کیا جا سکتا ہے۔ مگر ہر صورت میں اسم وار تفصیل کا دینا ضروری ہوگا۔

(۱۳) "تحریک جدید" کے جو مجاہد کسی جماعت میں شامل نہیں ہیں یا بعض خاص حالات سے کسی جماعت میں شامل نہیں ہو سکتے مگر ان کو براہ راست تحریک جدید کے چندہ ادا کرنے میں سہولت ہے ایسے احباب کو اجازت ہے۔ کہ وہ

آپ کا ایمان۔ آپ کا اخلاص اور آپ کے جذبات کہہ رہے ہونگے۔ کہ رمضان المبارک کے مبارک ایام میں اپنے مقدس امام کی دعا حاصل کرنی چاہیئے اس کا ایک ذریعہ یہ کہ آپ "تحریک جدید" کے چندوں کے وعدے مرکز میں ۲۹ رمضان المبارک تک سو فی صدی داخل کر لیں۔ ابھی سے اس کا ماحول پیدا کریں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دفتر دوم سال اول کے مجاہد ۳۱ جولائی تک عہد پورا کرنیوالے

چوہدری محمود احمد صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل جہلم ۱۱۶/۸
سردار بیگم ہیڈ معلمہ گرلز سکول دوالمیال ۲۵/-
ستار محمد ولد دراز خاں 〃 ۱۰/-
حمیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ عبدالحی صاحب ایبٹ آباد ہزارہ ۵۰/-
چوہدری دین محمد صاحب سیکرٹری چک ۹۳ بہاول پور ۲۰/-
سید سعید احمد صاحب کچہری بازار رانچی بلڈنگ انگاردہ ۴/۵
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عطاء محمد صاحب چک ۳۵ منٹگمری ۵/-
فاطمہ بی بی 〃 〃 〃 〃 〃 ۵/-
سردار علی صاحب نمبردار ۱۶ E.B 〃 〃 ۱۷/-
سکندر علی صاحب 〃 〃 ۱۷/-
مبارکہ بیگم اہلیہ عبداللطیف خانصاحب سسرڈ دعہ ۵/-
حکیم محمد ایوب صاحب کنگنہ ۵/-
شفیع محمد صاحب 〃 ۵/-
امۃ السلام اہلیہ عبدالحمید جمعدار کلرک معرفت عبدالکریم صاحب بھلوال ۲۰/-
قاضی محمد شریف صاحب محلہ صوفیاں لدھیانہ ۲۸/-
میاں عطاء اللہ خان صاحب تنمر پور 〃 ۲۵/-
اہلیہ صاحبہ میاں ظہور الحق صاحب کپورتھلہ ۵/-
سعیدہ بیگم دختر چوہدری عبدالغفور صاحب شملہ ۱۵/-
مسٹر عطاء الہی صاحب ۲۷۱۰۲ منورہ کراچی ۱۵/-
سردار احمد صاحب 〃 ۱۰/-
منشی محمد بوٹا صاحب احمد آباد سٹیٹ ۳۴/-
ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب میونسپل ہسپتال کاٹھی ۲۰/۴
والدہ صاحبہ بحوالہ ار محمد شریف احمد صاحب کشنی ۵/-
سلیم بیگم اہلیہ محمد سرور صاحب دانی رائے پور ضلع (سی-پی) ۱۱/۸
منصور علی صاحب طالب علم بہرہ پورہ ۵/-
میاں محمد نصر اللہ خانصاحب جمشید پور ۶/-
بی بی حبیبہ زوجہ نظام الدین احمد خانپور ملکی ۳۰/-
خواجہ محمد شریف صاحب سپروائزر بمبئی ۱۰۰/-
مرزا اسلم بیگ صاحب ۲۸۴۳۹ پونا ۵۰/-
سید فیاض حسین صاحب بہاؤ نگر کاٹھیاوار ۱۵/-
اہلیہ صاحبہ عبدالکریم اسمٰعیل 〃 ۵/-
سید محمد باقر صاحب حیدر آباد دکن ۲۶/-
حسن احمد صاحب چنتہ کنٹہ ۲۵/-
عبدالغنی صاحب 〃 ۱۲/-
محمد احمد صاحب 〃 وڈمان ۲۵/-
سیدہ عظیم بیگم صاحب اہلیہ نذیر احمد صاحب سکندر آباد ۱۶/-
محمد سلیم اشرف کلکتہ ۱۰/-

انعام الہی صاحب کلکتہ ۵۰/-
نصیر احمد صاحب 〃 ۲۰/-
میاں محمد انور پسر نذیر محمد صاحب کلکتہ ۱۰/-
میاں مختار احمد صاحب ابن نذر محمد صاحب مشہب کلکتہ ۵/-
میاں مقبول احمد صاحب 〃 〃 〃 ۵/-
〃 محمد شفیق صاحب 〃 محمد عمر صاحب 〃 ۱۰/-
میاں محمد سلیم شرف 〃 〃 〃 ۱۰/-
〃 محمد شفیق صاحب ابن محمد بشیر صاحب 〃 ۱۰/-
عنایت اللہ صاحب پنجابی بنگال ۱۵/-
منشی صاحب علی صاحب گھسور 〃 ۲۰/-
شبیر احمد صاحب ۲۷۰۳۶ ۱۵ پنجاب رجمنٹ ۲۰/-
محمد صدیق صاحب ۱۳۱۲۴ 〃 〃 ۱۹/-
نیاز علی صاحب ۲۷۱۶۷ 〃 〃 ۲۲/-

وجیہہ الدین صاحب بازار کشمیریاں لاہور ۷۶/-
رحیم بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد عبداللہ محمد نگر لاہور ۱۰/-
غلام فاطمہ اہلیہ چوہدری غلام حسین صاحب 〃 〃 ۵/-
غلام محمد صاحب کلرک ریلوے سٹیشن مغلپورہ 〃 ۵۸/-
میاں امام الدین صاحب مصری شاہ 〃 ۱۶/-
بیگم مرزا مبارک احمد صاحب بھٹی ۵/-
اہلیہ رحمت اللہ صاحب شاگرد شیخ گھوکھو گوجرانوالہ ۵/-
اہلیہ صاحبہ محمد شفیع صاحب ہاشمی 〃 ۵/-
مستری نذیر احمد صاحب ۳ ۱۱.ال منٹگمری ۳۰/-
والدہ صاحبہ 〃 〃 〃 ۸/-
چوہدری محمد علی صاحب چک ۳۳ لائلپور ۵/-
محمودہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ 〃 ۵/-
ظہور احمد شاہ صاحب ولد 〃 〃 〃 ۵/-
چوہدری خان محمد صاحب چک ۲ شمالی سرگودہا ۲۰/-
محمد بشیر اصغر چک ۳۳ ج 〃 ۵/-
سکینہ بی بی زوجہ شریف احمد گوندل چک ۹۹ شمالی ۵/-
مختار احمد صاحب چک ۹۹ شمالی سرگودہا ۵/-

Digitized By Khilafat Library Rabwah

غربا کی امداد

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے مبارک ایام میں تیز آندھی کی طرح صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے۔ آپ سے بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے غربا کے لئے غلہ فنڈ کی تحریک کی۔ مگر ابھی بہت سی جماعتیں اور افراد ہیں جنہوں نے غلہ فنڈ کا روپیہ ارسال نہیں کیا۔ ان میں کئی بڑی بڑی جماعتیں بھی ہیں۔ پس ہر جماعت اور افراد غلہ فنڈ کا روپیہ جلد سے جلد ادا کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ والسلام۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

رشید احمد صاحب ۲۳۰۶۷ ۱۵ پنجاب رجمنٹ ۲۰/-
عنایت اللہ صاحب ۲۳۱۳۱ 〃 ۲۰/-
محمد صادق صاحب بھٹیاں۔ ایم-ای-ایف ۳۰/-
زینب بیگم گرلز سکول دوالمیال ۲۰/-
فتح محمد صاحب ۲۳۹۸۲ ایس ای اے سی کمپنی ۶/۴ ۳۰.۵
عزیز داؤد پسر محمد اسلم صاحب بیلو چھور ۵/-
چوہدری اللہ دین صاحب راؤکے ۵/-
〃 غلام رسول صاحب 〃 ۵/-
〃 محمد عبداللہ صاحب 〃 ۵/-
〃 خیر الدین صاحب بھرتانوالہ ۵/-
〃 کرامت اللہ خانصاحب بدوملہی ۸۸/-
خواجہ عبدالحمید صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر ۱۰۰/-
سکینہ اہلیہ ڈاکٹر محمد امین عامر 〃 ۵/۴
امۃ الرؤف بنت 〃 〃 〃 ۵/۴
ملک عطاء الرحمن صاحب راوی روڈ لاہور ۱۰۰/-

نثار احمد صاحب چک ۹۹ شمالی سرگودھا ۵/-
حسین بی بی زوجہ خورشید عالم صاحب گوندل 〃 ۵/-
عزیزہ بیگم زوجہ عبدالغنی صاحب 〃 〃 ۵/-
حیات بیگم صاحبہ زوجہ حاکم خانصاحب چک ۹۹ شمالی 〃 ۵/-
عزیزہ بیگم بنت 〃 〃 〃 〃 ۵/-
مولوی فضل احمد صاحب ۲۳ شمالی سرگودہا ۵/۱
بابو عبداللہ خاں صاحب چک سکندر گجرات ۹/-
رضیہ بیگم بنت ڈاکٹر عبداللہ خانصاحب صوبیدار 〃 ۵/-
حیات بیگم زوجہ مجید خاں چک سکندر 〃 ۵/-
منشی محمد یوسف صاحب دفتر دعوۃ وتبلیغ ۳۹/۸
امۃ الحفیظ شوکت اہلیہ سلطان علی صاحب کارکن ۵/-
خواجہ اظہر ظہور صاحب بٹ طالب علم کالج ۵/-
شیخ عبدالمجید صاحب معہ طلبا بورڈنگ ۱۰/-
محمد اسلم صاحب باجوہ لاریا ۵/-
مولوی دوست محمد صاحب طلباء جامعہ احمدیہ ۱۰/-

سیدہ سلیمہ بیگم صاحبہ درجہ اول جامعہ نصرت ۵/-
〃 منیرہ بیگم جماعت ہفتم ۵/-
میاں عبدالکریم صاحب بوٹ میکر دارالرحمت ۵/-
جنت بی بی اہلیہ 〃 〃 〃 ۵/-
احمد الدین صاحب حجام 〃 ۱۰/-
مستری علی محمد صاحب معذور 〃 ۱۰/-
جلال خاتون بنت ملک نادر خاں صاحب 〃 ۵/-
ممتاز بیگم اہلیہ فضل الدین صاحب 〃 ۵/-
حمیدہ ثروت اہلیہ اللہ دتا صاحب 〃 ۵/-
نور بیگم اہلیہ فقیر محمد صاحب 〃 ۵/-
رحمت بی بی والدہ ضیاء الدین صاحب 〃 ۵/-
فاطمہ بی بی اہلیہ صدر الدین صاحب 〃 ۵/-
مسعودہ خانم صاحبہ بنت سراج الدین مرحوم 〃 ۵/-
زبیدہ بیگم بنت صدر الدین صاحب 〃 ۵/-
آمنہ بیگم اہلیہ عبدالغفار صاحب 〃 ۵/-
نصرت بی بی اہلیہ عبدالستار صاحب 〃 ۵/-
بیگم بی بی اہلیہ غلام محمد صاحب 〃 ۵/-
اللہ رکھی اہلیہ شہاب الدین صاحب 〃 ۵/-
نور بیگم صاحبہ ہمشیرہ ماسٹر ابراہیم صاحب 〃 ۱۰/-
امۃ الرحمن بیگم اہلیہ مرزا احمد شفیع صاحب 〃 ۲۰/-
بشریٰ بیگم بنت صوفی عطا محمد صاحب 〃 ۵/-
اللہ بخش صاحب حجام دارالعلوم ۱۰/-
میاں خلیل احمد صاحب دوکاندار 〃 ۳۰/-
قاری عبدالرشید صاحب سوداگر چرم دارالفضل ۴۰/-
ریشم بی بی اہلیہ محمد یوسف صاحب 〃 ۵/-
محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مصلح الدین صاحب 〃 ۱۰/-
سعیدہ بنت محمود احمد صاحب 〃 ۵/-
فخر النساء ہمشیرہ خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب 〃 ۵/-
حسن بی بی بنت فضل دین مرحوم 〃 ۵/-
اقبال اہلیہ محمد عبدالعزیز صاحب 〃 ۵/-
ملک محمد حسین صاحب پسر ملک شیر بہادر صاحب دار البرکات غربی ۱۰۶/-
مقصودہ بیگم دختر 〃 〃 〃 〃 ۵/-
مستری احمد دین صاحب 〃 〃 ۱۲/-
ناصرہ بیگم اہلیہ نذیر احمد شفیع 〃 〃 ۲۰/-
امۃ الحبیب اختر اہلیہ مبارک احمد صاحب 〃 〃 ۵۰/-
نواب الدین احمد صاحب ناصر آباد ۳۰/-
کرم دین صاحب ڈرائیور بھینی ۴۲/۸
عطیہ بیگم اہلیہ قاضی عبدالوحید صاحب دارالانوار ۶/-
وسیمہ بیگم بنت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب 〃 ۵/-
خواجہ عبدالستار صاحب احمدیہ ٹی سٹال دارالفتوح ۲۰/-
خدیجہ بیگم اہلیہ عبدالرحیم صاحب پراچہ 〃 ۵/-
رحمت بی بی اہلیہ شیخ دل محمد کھارا ۵/-
اہلیہ شیخ محمد خورشید صاحب 〃 ۵/-

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی

نمبر ۷۸۹۸ منکہ داؤد خان ولد واحد خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع کیرنگ پ.و کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مختلف قطعات زرعی زمین ۹ بیگہ مختلف اقسام قیمتی اندازاً مبلغ/۱۰۰۰ روپیہ ہے اور ایک رہائشی مکان خام قیمتی اندازاً/۵۰۰ روپیہ ہے جس کی مجموعی قیمت/۱۵۰۰ روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت/۵۴ روپے ماہوار ہے۔ آمد میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی العبد۔ داؤد خان حال ملازم موسلی بنی مائنز ضلع سنگھ بھوم کلکی لائن ۲ صوبہ بہار۔ گواہ شد ضیاء الدین احمدی۔ گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۸۵۴۳ منکہ اقبال بیگم زوجہ چوہدری رشید احمد صاحب قوم باجوہ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۰/۱۱L ڈاک خانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ/۵۰۰ روپے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے زیورات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ کلپ طلائی وزنی ایک تولہ۔ سوئی طلائی وزنی ایک تولہ۔ کانٹے طلائی وزنی ۳ تولہ۔ کل سونا ۵ تولہ۔ نقد مبلغ/۱۰۰۰ روپیہ ہے مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ سونا ۵ تولہ کی قیمت موجودہ اندازاً مبلغ/۳۵۰ روپیہ ہے۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی نیز میرے مرنے پر جس قدر جائیداد مزید ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد اقبال بیگم اہلیہ چوہدری رشید احمد صاحب چک ۳۰/۱۱L ضلع منٹگمری۔ گواہ شد۔ رشید احمد خاوند موصیہ مذکور گواہ شد محمد رشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۷۶۳۹ منکہ فیاض الدین ولد ارشاد علی خان قوم پٹھان پیشہ زمینداری و ملازمت عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع کیرنگ پ.و خاص ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ جون ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ دس بیگہ زمین زرعی مختلف اقسام کی قیمتی قریباً مبلغ/۱۰۰۰ روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ/۳۰ روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا نیز جو جائیداد میری بوقت وفات ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی کاتب الحروف۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال العبد۔ فیاض الدین احمدی بقلم خود۔ گواہ شد عبد الحمید خان احمدی برادر حقیقی موصی مذکور۔ گواہ شد۔ وارث علی خسر موصی مذکور

نمبر ۸۶۴۹ منکہ شمس النساء خاتون بیوہ پروفیسر مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم قوم پٹھان عمر ۵۰ تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن چاٹگام صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری سالانہ آمد/۲۰۰ روپیہ ہے۔ جو میرے بیٹے کی طرف سے مجھے ملتے ہیں جس میں کمی زیادتی دونوں کا امکان ہے میں اپنی سالانہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں چاٹگام شہر میں ایک پختہ مکان اور ایک خام رہائشی مکان ہے۔ جس میں میرے شوہر پروفیسر صاحب مرحوم کی دو بیویاں۔ میری دو لڑکیاں اور ایک لڑکا حصہ دار ہیں اور یہ غیر منقولہ جائیداد ابھی تقسیم شدہ ہے اس میں میرا حصہ ۱/۱۶ ہے جس کی قیمت اس وقت پانچ چھ صد روپیہ ہوگی۔ میں اپنی جائیداد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی علاوہ ازیں میرے پاس ۱/۲ ۱ تولہ خالص سونا بھی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ الامۃ شمس النساء موصیہ۔ گواہ شد۔ رفیق علی

نمبر ۸۸۳۱ منکہ وزیر بیگم زوجہ نذیر احمد صاحب قوم شیخ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قلعہ سوبھا سنگھ ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۵/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر/۲۰۰ زیور کوئی نہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامۃ:۔ وزیر بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد نذیر احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد علی محمد اصحابی دموصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۸۳۳ منکہ شیخ یعقوب علی عرفانی ولد شیخ محمد علی صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ اخبار نویسی عمر ۷۳ سال تاریخ بیعت اولی ۱۸۸۹ء دوبارہ ۱۸۹۳ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جولائی ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد میں میرا مکان سکنی واقعہ قادیان وقف علی الاولاد ہے۔ اخبار الحکم اور اس کے متعلقات تصانیف وغیرہ خدمت سلسلہ کے لئے ہیں اور یہ اہل کے سپرد رہیگا۔ اس کا فرض ہوگا کہ بعد وضع اخراجات اگر کچھ بچت ہو تو اس کا ۱/۳ حصہ انجمن کارپرداز کو ادا کرے۔ اس کے علاوہ میری زمین واقعہ محلہ دارالشکر ہے جس کی مالیت موجودہ وقت قریباً بارہ ہزار روپیہ ہے۔ اس میں سے ۱/۴ حصہ میں نے مرحوم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کے بیٹے رفیق احمد مظفر عرفانی کے نام ہبہ کردی ہے۔ باقی دو ہزار میں سے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہے۔ اور باقی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے ماتحت میں نے وقف کردی ہے۔ یعنی باقی نو ہزار ماسوا اس کے مجھے اس وقت ماہانہ ۲۳ سکہ عثمانیہ بطور اخراجات ملتے ہیں اس کے ۱/۱۰ پر بھی یہ وصیت حاوی ہے۔ اس کے سوا کوئی رقم میری خدمات کے صلہ میں ملی۔ یا میری آمدنی میں اضافہ ہوا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی رہیگی۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہے۔ اس سے پہلے میں نے ۱۹۰۶ء میں ایک وصیت کی تھی۔ اور وہ اخبار میں شائع ہو چکی ہے۔ اور ۱۹۲۵ء میں ولایت جاتے وقت بشرط قانونی وقت سر ظفر اللہ خان صاحب نے رجسٹری کرانے کا حکم دیا تھا جو میں نہ کرا سکا۔ اور وہ گم ہوگئی۔ اس وصیت کی رو سے ہر دو وصایا منسوخ کرکے اسے قائم رکھتا ہوں۔ وباللہ التوفیق ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ خاکسار نے یہ وصیت محض ابتغاء الرضات اللہ کی ہے مقبرہ بہشتی میں دفن کے ساتھ مشروط نہیں۔ میری سب سے پہلی وصیت میں بھی یہ درج تھا۔ اس لئے کہ نجات اللہ کے فضل و کرم پر ہے ہاں محض اسی کے رحم پر سادہ میں اس رحیم غفور ستار العیوب اور غفار الذنوب کے آستانہ پر امید دل رکھتا ہوں ھو نعم المولیٰ ونعم النصیر۔ میری کوشش ہوگی کہ میں اپنی زندگی میں یہ رقم داخل کردوں ورنہ میرے ورثاء پر فرض ہوگا کہ وہ فوراً ادا کردیں۔ العبد خاکسار:۔ شیخ یعقوب علی عرفانی کبیر ایڈیٹر الحکم قادیان گواہ شد۔ یوسف علی عرفانی ابن شیخ یعقوب علی عرفانی۔ گواہ شد:۔ ایم داؤد احمد عرفانی ابن شیخ یعقوب علی عرفانی

نمبر ۸۸۲۶ منکہ مبارک علی ولد چوہدری یاسین خان صاحب نمبردار سربراہ قوم جٹ وینس پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت جولائی ۱۹۴۰ء ساکن طالب پور پنڈوالی ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ تنخواہ پر ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب غیر احمدی ہیں۔ اس لئے میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد/۳۹ روپیہ ہے میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا میری زندگی میں یا مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو یا پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم:۔ العبد مبارک علی موصی متعینہ ایڈ انسپکٹر آف پولیس سی۔ آئی۔ اے۔ چوہدری سکندر حیات خان صاحب کوٹ رکن دین قصور ضلع لاہور۔ گواہ شد:۔ عبد الرحمن ملک قصور۔ گواہ شد محمد صدیق بیگ سکرٹری وصایا قصور۔

نمبر ۸۷۹۰ منکہ حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد بوٹا صاحب قوم راجپوت منہاس عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار الفضل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد چار صد روپیہ مہر ہے۔ زیور کوئی نہیں۔ میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن [illegible] ہوگی۔ [illegible]
گواہ [illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نمبر ۸۴۰۷ منکہ علم الدین ولد چودھری محمد صاحب قوم جٹ ڈھیڑ پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن چک ۲۱ موضع ڈھیڑ ڈاکخانہ مومن ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اراضی ملکیتی تعدادی ڈیڑھ مربعہ (۱/۲ ۲۷ کیلہ) واقع موضع ڈھیڑ میں بلا شراکت غیری ہے۔ اور نیز اراضی ۲ ایکڑ گھماؤں واقع موضع ڈھیڑ گوار تحصیل بٹالہ میں بلا شراکت غیری ہے۔ اس کے سوا میری کوئی جائیداد نہیں۔ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے پر جائیداد جس قدر ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد علم الدین وصیت نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ ماہی ولد نکا گواہ شد چودھری شوق محمد نشان انگوٹھا۔

نمبر ۸۴۳۷ منکہ لال دین ولد بڈھے شاہ قوم تنگے پیشہ تجارت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن چک ۵۶۵ ڈاکخانہ گنگا پور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ یک راس بھینس قیمتی ۴۰۰/- روپے ایک عدد مکان۔ میری سالانہ آمدنی ۱۶۰/- روپے ہے۔ مذکورہ جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد لال دین موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ ماسٹر احمد خان اول مدرس چک ۵۶۵ گواہ شد۔ چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۷۰۹ منکہ زینب بی بی زوجہ ماسٹر عبد اللہ صاحب قوم گوجر عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ [illegible] ۲۰۰/- روپے بذمہ خاوند۔ زیورات طلائی [illegible] اد کے دسویں حصہ کی وصیت [illegible] ں۔ نیز یہ بھی [illegible] جائیداد [illegible] ہو

تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد زینب بی بی موصیہ۔ گواہ شد۔ عبد اللہ سکرٹری خاوند موصیہ گواہ شد۔ فضل الٰہی امیر جماعت احمدیہ والد موصیہ

نمبر ۸۶۵۴ منکہ عبد الحق ولد علی بخش نمبردار قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن بھڑتانوالہ ڈاکخانہ کوٹلی لوہاراں غربی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ماہ احسان ۱۳۲۴ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا یا میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اپنے جیب خرچ میں سے ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا اپنی آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ العبد ملک عبد الحق موصی۔ گواہ شد ملک علی بخش۔ گواہ شد:- اللہ دتہ سکرٹری بھڑتانوالہ

نمبر ۸۷۱۶ منکہ سردار بیگم المعروف شاہزادی بیگم زوجہ مرزا غالب بیگ قوم مغل برلاس عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن توپخانہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ حق مہر ۵۰۰/- روپے جو میرے ذمہ واجب الادا ہے۔ سوائے اس کے میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر آئندہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں گی۔ تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ سردار بیگم موصیہ گواہ شد۔ مرزا غالب بیگ۔ گواہ شد چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۶۳۵ منکہ افسر الدین بھویاں ولد نواب علی صاحب بھویاں مرحوم قوم احمدی پیشہ زمیندارہ عمر ۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن موضع کروڑ ڈاکخانہ پاشیو دیوب ضلع ٹپرہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اڑھائی کانی زمین زرعی میری پیدا کردہ موضع کروڑ ڈاکخانہ پاشیو دیوب ضلع ٹپرہ میں ہے جس کی قیمت دو صد روپیہ ہوگی۔ اس کے علاوہ موروثی جائیداد اور مکان سے مجھے میرا جائز حصہ نہیں ملا۔ جو میرے سوتیلے بھائی کے قبضہ میں ہے۔ اور قانونی چارہ جوئی جاری ہے۔

دستیاب ہونے سے مذکورہ کل جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں بالعموم ملازمت کیا کرتا ہوں۔ آجکل بیکار ہوں۔ ملازمت ہوتے ہی تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ العبد افسر الدین موصی بحروف انگریزی۔ گواہ شد عبد الغفور بحروف اردو و انگریزی۔ گواہ شد محمد شجاعت علی موصی انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۸۶۶۵ منکہ غلام فاطمہ زوجہ مستری شاہ دین [illegible] قوم راجپوت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵/۴۵ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۲۰۰/- روپے جو میرے خاوند مذکورہ کے ذمہ واجب الادا ہے زیور ڈنڈیاں طلائی وزنی ایک تولہ کلپ طلائی ۱/۲ تولہ مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع دیتی رہوں گی۔ اور میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:- غلام فاطمہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد مستری شاہ دین باغبانپورہ لاہور۔ گواہ شد:- چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۸۷۱۸ منکہ مرزا غالب بیگ ولد مرزا محمد اکرم بیگ قوم مغل برلاس پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن توپ خانہ ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵/۴۵ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں۔ چونکہ میرے والد بفضل خدا زندہ ہیں۔ اس وقت میرا گزارہ صرف ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو مبلغ ۷۲/- روپے ماہوار ہے۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا جو میرے مرنے پر بھی جس قدر جائیداد ثابت اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد مرزا غالب بیگ ساکن توپخانہ لاہور۔ گواہ شد بابو محمد شفیع صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ توپ خانہ۔ گواہ شد:- خورشید احمد انسپکٹر بیت المال

نمبر ۸۷۰۷ منکہ شیخ محمد اسلم ولد شیخ محمد ابراہیم قوم ککے زئی پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء صحابی ساکن پسرور ضلع سیالکوٹ حال توپ خانہ بازار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں ہے اس وقت میرا گزارہ صرف ماہوار تنخواہ پر ہے جو مبلغ ۵۸/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع کرتا رہوں گا اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد شیخ محمد اسلم حال توپخانہ بازار لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد۔ مرزا غالب احمد بیگ توپخانہ بازار لاہور گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۷۰۸ منکہ رفیعہ بیگم زوجہ محمود احمد خان صاحب قمر قوم مغل عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن توپخانہ بازار ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ہے اس کے سوا میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ حق مہر ابھی تک بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں یا جو جائیداد میرے مرنے پر ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی العبد رفیعہ بیگم۔ گواہ شد مرزا غالب بیگ والد موصیہ۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۷۴۷ منکہ اقبال بیگم زوجہ چودھری محمد علی خان صاحب قوم کاہلوں عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن رشید آباد فارم ڈاکخانہ باندھی ضلع نوابشاہ صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ مئی ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مہر ۵۰۰/- روپے جو کہ میں وصول کر چکی ہوں زیور طلائی ۳ تولہ ۱۵۰/- روپے مشین ۲۰۰/- روپے زیور طلائی ۱ تولہ ۷۵/- روپے۔ میزان ۹۲۵/- روپے میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے جو جائیداد ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامۃ:- اقبال بیگم۔ گواہ شد۔ چودھری محمد علی خان خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- غلام احمد فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah